بیر کی اقسام

اور ان کی کاشت

ڈاکٹر سعید احمد
ڈاکٹر محمد امجد
ڈاکٹر محمد جعفر جسکانی
متین ساجد

انسٹیٹیوٹ آف ہارٹیکلچرل سائنسز

دفتر جامعہ کتب، رسائل و جرائد،
جامعہ زرعیہ فیصل آباد

Publisher: **Prof. Dr. Shahzad Maqsood Ahmed Basra**
Editorial Assistance: **Khalid Saleem Khan, Azmat Ali**
Designed by: **Muhammad Asif** (University Artist)
Composed by: **Muhammad Ismail**

Price: Rs. 20/-

بیر کی اقسام
اور ان کی کاشت

بیر کا پھل ایک مکمل خوراک ہے جس میں وٹامن اے، بی، سی کافی مقدار میں پایا جاتا ہے۔ وٹامن انسانی صحت کے لیے بہت ضروری ہیں اور وٹامن بی دوسرے دونوں وٹامن کے ساتھ مل کر انسانی خوراک کو طاقت میں تبدیل کرتا ہے۔ وٹامن سی جسم کے اندر ہڈیوں، دانتوں، جلد، مسلز کی نشوونما اور زخموں کو بھرنے کے اصول میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق روزانہ تین بیر پھل کھانے سے انسانی جسم کی وٹامن سی کی ضرورت پوری ہوسکتی ہے۔ وٹامن اے کی کمی Blindness کی مرض میں مبتلا کرسکتی ہے۔ اس کی مناسب مقدار انسانی جسم میں جلدی امراض کو کم کرنے اور جسم کی بڑھوتری میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ یہ کینسر اور دل کی بیماری کے خلاف جسم میں قوت مدافعت پیدا کرتی ہے۔ یہ تمام وٹامن انسانی جسم کو مختلف بیماریوں سے بچانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

بیر میں فاسفورس، کیلشیم اور فولاد بھی پایا ہے۔ فاسفورس اور کیلشیم انسانی جسم میں ہڈیوں اور دانتوں کی نشوونما کے لیے بہت ضروری ہے۔ فولاد انسانی جسم کے خون میں آکسیجن کو جسم کے مختلف حصوں تک پہنچانے کے لیے اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس میں موجود کاربوہائیڈریٹ اور پروٹین انسان جسم میں طاقت (Energy) پیدا کرتی ہے۔

بیر کی اقسام

بیر فروٹ کو صحرائی سیب کہا جاتا ہے اور یہ ریگستانی پھلوں کا بادشاہ بھی کہلاتا ہے۔ یہ یمینیسی خاندان سے تعلق رکھتا ہے اور اس کی تقریباً 170 مختلف اقسام پہاڑی، میدانی اور سمندری علاقوں میں پائی جاتی ہیں۔ بیر کی کاشت، اہم غذائی عناصر کی موجودگی اور ان کے طبعی فوائد کی وجہ سے مقبول ہو رہی ہے۔ بیر کے پودوں میں جلدی پھل پیدا کرنا، خشک سالی اور نمکیات والی زمینوں کو برداشت کرنے کی صلاحیت سرفہرست ہے۔ پاکستان میں بیر کو تازہ بھی کھایا جاتا ہے اور خشک کر کے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ بیر کے پھل کو مربہ، چٹنیاں بنانے اور ٹافیاں بنانے کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ چین میں بیر کو چینی کھجور کہا جاتا ہے۔ اس کے پھول موسم خزاں میں کھلتے ہیں اور پھل سردیوں میں پک جاتا ہے۔ بیر کی بہت سی اقسام ہیں لیکن ان میں سے جو زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں موجود ہیں ان تفصیل دی گئی ہے۔

دہلی سفید

اس کے پھل بہت ذائقہ دار اور سائز میں بڑے ہوتے ہیں۔ اس کا اوسط وزن 28 گرام اور سائز 11 مربع سینٹی میٹر ہوتا ہے۔ اس ورائٹی کی گٹھلی کا وزن 5.1 گرام اور سائز 7.1 مربع سینٹی میٹر ہوتا ہے۔ اس میں وٹامن سی کی مقدار 299 ملی گرام فی 100 گرام اور مٹھاس 21 فیصد ہوتی ہے۔ اس ورائٹی کی فی درخت پیداوار 230-240 کلوگرام ہوتی ہے۔

دل بہار

یہ بیر کی اگیتی قسم ہے۔ اس کے پھل کا سائز بہت پرکشش اور 11 مربع سینٹی میٹر سے بڑا ہوتا ہے اور پھل کا وزن 25 گرام سے زیادہ ہوتا ہے۔ اس کی گٹھلی کا وزن ایک گرام اور سائز 2.1 مربع سینٹی میٹر ہوتا ہے۔ اس کی مٹھاس 15 فیصد اور وٹامن سی 310 ملی گرام فی 100 گرام ہوتا ہے۔ اس قسم کی فی درخت پیداوار 160-165 کلوگرام ہوتی ہے۔

سوفن

اس قسم کے پھل کا سائز دہلی سفید سے کچھ چھوٹا ہوتا ہے۔ اس کا اوسط پھل سائز 7 مربع سینٹی میٹر اور وزن 14 گرام ہوتا ہے۔ گٹھلی کا وزن 9.0 گرام اور سائز ایک مربع سینٹی میٹر ہوتا ہے۔ اس کی مٹھاس 17 فیصد اور وٹامن سی 403 ملی گرام فی 100 گرام ہوتی ہے۔ اس قسم کی فی درخت پیداوار 115-120 کلوگرام ہوتی ہے۔

فولادی

یہ بیر کی بہت ذائقہ دار قسم ہے۔ اس کا اوسط پھل سائز 13 مربع سینٹی میٹر اور وزن 37 گرام ہوتا ہے جبکہ گٹھلی کا سائز 3.2 مربع سینٹی میٹر اور وزن 3.2 گرام ہوتا ہے۔ اس کی فی درخت پیداوار 180-185 کلوگرام ہوتی ہے۔ اس کی مٹھاس 17 فیصد اور وٹامن سی 331 ملی گرام فی 100 گرام ہوتی ہے۔

محمود والی

اس قسم کا اوسط وزن 14 گرام ہے۔ پھل کا سائز 6 مربع سینٹی میٹر سے زیادہ ہے۔ گٹھلی کا سائز تین مربع سینٹی میٹر ہے جبکہ وزن 4.1 گرام ہے۔ اس کی مٹھاس 16 فیصد اور وٹامن سی 320 ملی گرام فی 100 گرام ہوتی ہے۔ اس قسم کی فی درخت پیداوار 158-163 کلوگرام ہوتی ہے۔

خوبانی

یہ بیر کی بہت ذائقہ دار قسم ہے۔اس کا اوسط پھل سائز 7 مربع سینٹی میٹر اور وزن 13 گرام ہوتا ہے جبکہ گٹھلی کا سائز 3.0 مربع سینٹی میٹر اور وزن 2.1 گرام ہوتا ہے۔اس کی پیداوار فی درخت 117-120 کلوگرام ہوتی ہے۔اس کی مٹھاس 18 فیصد اور وٹامن سی 233 ملی گرام فی 100 گرام ہوتی ہے۔

بہاولپور سلیکشن

یہ بیر کی بہت ذائقہ دار قسم ہے۔اس کا اوسط پھل سائز 11 مربع میٹر اور وزن 21 گرام ہوتا ہے جبکہ گٹھلی کا سائز 6.1 مربع سینٹی میٹر اور وزن 2.2 گرام ہوتا ہے۔اس کی پیداوار فی درخت 195-198 کلوگرام ہوتی ہے۔اس کی مٹھاس 16 فیصد اور وٹامن 303 ملی گرام فی 100 گرام ہوتی ہے۔

انوکھی

یہ بیر کی بہت ذائقہ دار ورائٹی ہے۔اس کا اوسط پھل سائز 7 مربع سینٹی میٹر اور وزن 16 گرام ہوتا ہے جبکہ گٹھلی کا سائز 6.1 مربع سینٹی میٹر اور وزن 2.1 گرام ہوتا ہے۔اس کی پیداوار فی درخت 210-215 کلوگرام ہوتی ہے۔اس کی مٹھاس 17 فیصد اور وٹامن سی 196 ملی گرام اور فی 100 گرام ہوتی ہے۔

کریلا

یہ بیر کی بہت ذائقہ دار قسم ہے۔اس کا اوسط وزن 17.17 ہوتا ہے جبکہ گٹھلی کا سائز 6.1 مربع سینٹی میٹر اور وزن 2.1 گرام ہوتا ہے۔اس کی پیداوار فی درخت 190.195 کلوگرام ہوتی ہے۔اس کی مٹھاس 13 فیصد اور وٹامن 400 ملی گرام فی 100 گرام ہوتی ہے۔

یزمان لوکل

یہ بیر کی بہت ذائقہ دار قسم ہے۔ اس کا اوسط وزن 21 . 1 3 کلوگرام ہوتا ہے جبکہ گٹھلی کا سائز 6.0 مربع سینٹی میٹر اور وزن 3.1 گرام ہوتا ہے۔اس کی پیداوار فی درخت 200-205 کلوگرام ہوتی ہے۔اس کی مٹھاس 13 فیصد اور وٹامن سی 363 ملی گرام فی 100 گرام ہوتی ہے۔

اجوبا

یہ بیر کی بہت ذائقہ دار قسم ہے۔اس کا اوسط وزن 16 گرام ہوتا ہے جبکہ گٹھلی کا سائز 6.1 مربع سینٹی میٹر اور وزن 2.1 گرام ہوتا ہے۔اس کی پیداوار فی درخت 190-195 کلوگرام ہوتنی ہے۔اس کی مٹھاس 15 فیصد اور وٹامن سی 6.3 ملی گرام فی 100 گرام ہوتی ہے۔

بیر کے پودے لگانے کا طریقہ اور ان کی نگہداشت

بیر برصغیر پاک و ہند کے قدیم ترین پھلوں میں سے ایک پھل ہے۔اس کو غریبو کا پھل بھی کہا جاتا ہے اس کی وجہ سستا پن ہے۔بیر کا درخت سخت جان اور آسانی سے ہر طرح کی زمین میں کاشت کیا جا سکتا ہے۔ پرانے وقتوں میں بیر کا درخت زیادہ تر ہواؤں کو روکنے (Wind breaks) یا کھیت کے کنارے پر لگایا جاتا تھا کیونکہ اس کی آمدنی زیادہ نہیں تھی لیکن اب یہ اپنی اچھی اقسام اور اچھے ذائقہ کی وجہ سے نفع بخش پھلوں میں شامل ہونے لگا ہے۔اس لیے اب باغبان حضرات کو چاہیے کہ اس کو دوسرے پھلوں کی طرح باغیچے میں لگائیں۔

زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے شعبہ اثمار نے انڈومنٹ فنڈ سیکریٹریٹ (Endowment Fund Secretariat) کی مدد سے ایک پراجیکٹ شروع کیا ہے جس کا مقصد بیر کی نئی اقسام کو ضلع فیصل آباد کے باغبان حضرات میں ان کے بارے میں آگاہی پیدا کرنا ہے اور ایسی زمینیں جہاں نمکیات زیادہ اور پانی کی کمی یا نمکیات والا پانی موجود ہو اور دوسری فصلیں کامیابی سے نہ اگائی جا سکیں وہاں بیر کے باغات لگانے کے لیے باغبان حضرات کی راہنمائی کی جائے۔

اس مضمون میں بیر کی مکمل کاشت کا طریقہ کار بیان کیا گیا ہے تاکہ باغبان حضرات کو بیر کے پھل کی مختلف اقسام کا تعارف کرایا جائے اور وہ اس کو زیادہ سے زیادہ کاشت کریں اور نفع کمائیں۔

بیر کے پودوں کا کاٹ چھانٹ اور جسامت کا کنٹرول

زمانہ قدیم سے انسان تحقیق سے اور تجربات سے بہت سی نئی چیزیں دریافت کرتا آ رہا ہے اور پھر ان کو اپنا کر زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کیا ہے۔ اس طرح پہلے پہل بیر کے درخت پر اتنی توجہ نہیں دی جاتی تھی اور پودے سے پودے کا فاصلہ 40 فٹ اور اونچائی بھی تقریباً اس کے نزدیک ہو جاتی تھی۔ اس طرح پودے زیادہ سے زیادہ ایک ایکڑ میں 36 لگا سکتے تھے اور پودے سے پھل کو توڑنا اور سپرے وغیرہ کرنا بھی بہت مشکل ہوتا تھا۔ درج ذیل ٹیکنیک سے پودوں کو 6 فٹ تک اونچائی تک رکھا جاتا ہے اور پودے سے پودے کا فاصلہ 18 فٹ یا اس سے بھی کم رکھا جا سکتا ہے اور ایک ایکڑ میں 100 سے زیادہ پودے لگائے جا سکتے ہیں۔ اس طرح لگائے گئے پودوں میں کاشتی عوامل بھی آسانی سے کیے جا سکتے ہیں۔

جسامت کو کنٹرول کرنے کا طریقہ

شاخ تراشی کے لیے بہترین موسم پھل توڑنے کے بعد یعنی کہ مئی یا جولائی کا مہینہ ہے۔ بیر کے پودوں میں پھل نئی شاخوں پر لگتا ہے لہذا پرانی اور بڑی شاخوں کا پودوں پر رہنا سودمند نہیں ہوتا اور پودوں میں گھنی شاخوں کی وجہ سے پھول دینے والی شاخیں کم ہوتی ہیں اور پودے کے اندر کیڑے مکوڑے اور بیماریوں کا حملہ زیادہ ہوتا ہے اور ان کو اوپر تک سپرے کرنے کے لیے بڑی مشینری کی ضرورت ہوتی ہے اور پودے پر لگنے والے پھل بھی اچھی کوالٹی کے نہیں ہوتے۔ پودوں کو شروع سے ہی ان کے بنیادی ڈھانچہ کو مقررہ اونچائی تک محدود کیا جاتا ہے اور تین چار شاخیں جو پودوں میں چھتری بنا رہی ہوتی ہیں۔ دو سے تین فٹ چھوڑ کر کاٹ دیا جاتا ہے۔ شاخوں کے کٹ والے حصوں پر نیلے تھوتھے اور چونے کا محلول لگانے سے پودے کو بیماریوں سے محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔ ان شاخوں پر نئی شاخیں نکلتی ہیں اور ان کے اوپر پھل لگتا ہے۔ مشاہدات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ شاخیں تقریباً ایک سال میں 6-5 فٹ بڑھتی ہیں اور جب ان کے اوپر پھل آتا ہے تو ان کا جھکاؤ پھر زمین کی طرف ہو جاتا ہے جن کو لکڑی وغیرہ سے سہارا دے دیا جائے تو ان کو ٹوٹنے سے بچایا جا سکتا ہے اور ان سے پھل کو توڑنا اور ان کو بیماریوں سے بچانا آسان ہو جاتا ہے۔ یہ طریقہ بڑے پودوں میں بھی اپنایا جا سکتا ہے اگر قسم بہتر ہو اور ہم ان کو پودوں کو ضائع نہ کرنا چاہتے ہوں تو اس پودے کی جسامت کو بھی اسی طریقہ سے کم کیا جا سکتا ہے اور اس سے زیادہ بہتر پیداوار حاصل کی جا سکتی ہے۔

بیر کے درخت کے فوائد

☆ بیر کی لکڑی کا رنگ سرخی مائل ہوتا ہے۔ اس کی لکڑی اچھی ساخت کی پائیدار، صاف اور با آسانی پالش ہو جاتی ہے۔ اس لیے اس سے چارپائی کی ٹانگیں، کشتی کے سرے، زرعی آلات، گھریلو استعمال کی چیزیں اور کھلونے وغیرہ بنائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ لکڑی کو بطور ایندھن بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

☆ بیر کے پتے مویشیوں مثلاً بکری، بھیڑ اور اونٹ وغیرہ کے لیے بہترین چارے کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس کے پتے کٹے ہوئے زخموں پر بھی لگائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ پتوں اور تنے کے چھلکے سے ہیضہ وغیرہ کے لیے جوشاندہ بھی تیار کیا جاتا ہے۔

☆ اس کے پھل سے شہد کی مکھیاں شہد اکٹھا کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ اس کا پھل بخار، پھیپھڑوں کی تکلیف اور بدہضمی دور کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے اور ان کا پکا ہوا پھل قبض کشا ہوتا ہے۔

پھل کی غذائی اہمیت

بیر کا پھل غذائیت سے بھرپور ہے۔ اس میں کیلشیم، فاسفورس اور آئرن وغیرہ کافی مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ اس میں سیب سے زیادہ پروٹین اور وٹامنز اور ترشاوہ پھلوں سے زیادہ وٹامن سی پایا جاتا ہے۔ اس کی غذائی اہمیت کا اندازہ پھل کے درج ذیل کیمیائی تجزیہ سے کیا جا سکتا ہے۔ 100 گرام گودے میں 85.9 گرام پانی، 20.8 گرام نشاستہ/کاربوہائیڈریٹ، 0.8 گرام پروٹین، 0.1 گرام چکنائی اور 0.4 گرام لحمیات پائے جاتے ہیں۔

آب وہوا اور زمین

بیر کا درخت مختلف قسم کی آب وہوا اور زمین میں کامیابی سے کاشت ہوسکتا ہے۔ یہ پنجاب کے میدانی علاقوں اور ناکارہ/بارانی زمینوں میں بھی آسانی سے کاشت کیا جاسکتا ہے۔ اس کی جڑیں زمین میں بہت گہرائی تک جاتی ہیں جس کی وجہ سے اس کا درخت خشک سالی کا مقابلہ بخوبی کرسکتا ہے تاہم اگر پھل آنے کے موسم میں مناسب آبپاشی کی جائے تو اچھی پیداوار لی جاسکتی ہے لیکن زیادہ مرطوب آب وہوا اس کی پیداواری صلاحیت پر اثر انداز ہوتی ہے۔ پنجاب میں پڑنے والی سردی اور کہر اس پر کوئی برا اثر نہیں کرتا۔ غیر موزوں زمین اور محدود آبپاشی میں بھی اس کی کاشت کی جاسکتی ہے۔

افزائش نسل

بیر کے پودے زیادہ تر بیج سے اگائے جاتے ہیں لیکن بیج سے اگائے گئے پودے اچھی پیداواری اور اچھی خصوصیات کا پھل پیدا کرنے سے قاصر رہتے ہیں لہٰذا اس سے اچھی خصوصیات کا پھل لینے کے لیے اس میں پیوندکاری کی جاتی ہے۔

نرسری/روٹ سٹاک کی تیاری

نرسری/روٹ سٹاک پیدا کرنے کے لیے دیسی بیر کی گٹھلیاں مارچ اور اپریل میں اکٹھی کی جاتی ہیں۔ اس بات کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے کہ گٹھلیاں ہمیشہ پکے ہوئے اور صحت مند پھلوں سے لی

جائیں۔ ان کو پولی تھین کے چھوٹے چھوٹے لفافوں میں کاشت کیا جاسکتا ہے یا پھر تیار شدہ کیاریوں میں لگایا جاتا ہے۔ زمین کو اچھی طرح تیار کر کے اس میں گوبر کی گلی سڑی کھاد ملا کر چھوٹی چھوٹی کیاریوں میں تقسیم کر دیا جائے اور بیج کو ان کیاریوں میں قطاروں میں بونا چاہیے۔ قطار سے قطار کا فاصلہ 15 سینٹی میٹر اور بیج کو 2 سینٹی میٹر گہرائی میں لگانا چاہیے۔ بیج لگانے کے فوراً بعد اس کو پانی دیا جائے۔ یہ بیج تین ہفتوں کے اندر اندر اُگ آتے ہیں۔ یہ پودے چھ ماہ بعد پیوندکاری کے لیے تیار ہوجاتے ہیں۔

پیوندکاری

بیر کے پودوں میں پیوندکاری مختلف طریقوں سے کی جاتی ہے۔ زیادہ تر ٹی بڈنگ، پیچ بڈنگ اور ٹی گرافٹنگ کے ذریعے پیوندی پودے تیار کیے جاتے ہیں۔ اس کے لیے ہمارے ہاں یعنی پنجاب میں بہترین موسم اگست اور ستمبر ہے لیکن پیوندکاری اپریل میں بھی کی جاسکتی ہے کیونکہ زیادہ تر پیوندی پودے ابھی زیادہ آسانی سے نرسریوں میں دستیاب نہیں ہیں۔ اس لیے زمینداروں سے سفارش کی جاتی ہے کہ وہ پہلے دیسی پودے لگائیں اور بعد میں ان پر پیوندکاری کر دیں۔ پیوندکاری اور اقسام کے لیے شعبہ اثمار زرعی یونیورسٹی فیصل آباد سے رہنمائی حاصل کی جاسکتی ہے۔

پودے لگانے کا طریقہ کار

بیر کے پودوں کو بھی دوسرے پھلدار پودوں کی طرح مربع نما طریقے سے کھیت میں لگانا چاہیے۔ بیر کے درخت لگانے کے لیے قطار سے قطار اور پودے سے پودے کا فاصلہ 22 فٹ تک رکھا جاسکتا ہے۔ پودے لگانے سے پہلے 3x3x3 فٹ کے گڑھے کھودنے اور بھرنے چاہئیں۔ گڑھوں کو کھودنے کے بعد پولی تھین سے ایک ہفتے کے لیے ڈھانپ دیا جائے تو زمین کے اندر موجود جراثیموں وغیرہ کو تلف کیا جاسکتا ہے۔ پودے لگانے کا موسم دوسرے پھلدار پودوں کی طرح ستمبر، اکتوبر اور مارچ، اپریل ہے۔ پودے لگانے کے بعد ان کو کسی سخت اور سیدھی شاخ سے سہارا دینا بہت ضروری ہوتا ہے، جس سے پودے کی کامیابی میں خاطر خواہ اضافہ دیکھا گیا ہے۔ پودے لگانے کے فوراً بعد آبپاشی کر دینی چاہیے۔ شروع شروع میں پانی کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے لیکن بعد میں پانی کا وقفہ زیادہ کرسکتے ہیں۔ بیر کا پیوندی پودا دو سال بعد پھل دینا شروع کر دیتا ہے۔ بعض پودے ایک سال کے بعد ہی پھل دینا شروع کر دیتے ہیں لیکن پہلے سال کے پھل کو شروع میں ہی توڑ دینا اچھا ہوتا ہے۔

شاخ تراشی

جیسا کہ پہلے بھی بیان کیا جا چکا ہے کہ بیر کے درختوں میں پھل سال رواں کی نکلی ہوئی شاخوں پر ہی لگتا ہے۔ اس لیے نباتاتی افزائش بڑھانے کے لیے مناسب شاخ تراشی ضروری ہے۔ پرانی شاخوں کو کاٹ کر چھوٹا کرنا بھی ضروری ہے۔ اس سے مسلسل اور کثیر مقدار میں پل لگتا ہے لہٰذا کاٹ چھانٹ یعنی کہ شاخ تراشی کو کبھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔

کاشتی امور

بیر کی ایک منفرد خاصیت یہ بھی ہے کہ خشکی کو برداشت کرسکتا ہے لیکن پھل کی نشوونما کے دوران اگر بیر کے پودوں کو سیراب کیا جائے تو یہ عمل بیر کی پیداواری خاصیت کو بڑھاتا ہے۔ بیر کے پودے کو اس کی عمر کے حساب سے کھاد وغیرہ دی جاتی ہے۔ کھاد ڈالنے سے پہلے زمین کا تجزیہ کروالینا بہتر ہوتا ہے اور محکمہ کی سفارشات کے مطابق عمل کیا جائے تو بہتر پیداوار لی جاسکتی ہے لیکن پنجاب کے میدانی علاقوں میں بیر کے پودوں کو اس کی عمر کے حساب سے کھاد دی جاسکتی ہے۔ تین سال سے کم عمر پودوں کو صرف گوبر کی گلی سڑی کھاد ڈالنا ہی کافی ہوتا ہے اور بعد میں درج ذیل طریقے سے کھاد دی جاسکتی ہے۔

بیر کے مختلف عمر کے پودوں کے لیے کھادوں کی سفارشات

پودے کی عمر (سال)	گوبر کی کھاد (کلوگرام فی پودا)	نائٹروجن (گرام فی پودا)	فاسفورس (گرام فی پودا)	پوٹاش (گرام فی پودا)
3-4	20-15	220	110	110
5-6	30-25	460	220	220
6-7	40-35	680	340	340
8-10	50-45	900	450	450
10 سے زیادہ	65-60	1120	560	560

آبپاشی

بیر کے درخت کی جڑیں بہت گہرائی میں چلی جاتی ہیں اس لیے یہ درخت خشک سالی کو بھی برداشت کرسکتا ہے تاہم پھل کی نشوونما کے دوران آبپاشی پھل کی جسامت بڑھانے میں ممد ہوتی ہے۔ کمزور زمین اور پانی کی کمی کے باعث پھل کثیر مقدار میں گر جاتا ہے اور اتنی اچھی خصوصیات کا بھی حامل نہیں ہوتا لہٰذا آبپاشی کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

زرر ساں کیڑے اور بیماریاں

بیر کا درخت کسی مہلک بیماری سے متاثر نہیں ہوتا۔ پھل کی پھپھوندی اور مکھی (Fruit fly) اور ہیئری کیٹر پلز نہایت اہم کیڑے ہیں جن سے بیر کو بہت نقصان پہنچتا ہے۔ پھل کی مکھی سے متاثرہ پھل بے وضع اور ناقابل استعمال ہوتا ہے۔ یہ مکھی پھل کے اندر انڈے دیتی ہے جن سے تین دن کے اندر اندر بچے نکل آتے ہیں جو پھل کو ضائع کر دیتے ہیں۔ ایسا پھل عام طور پر گر جاتا ہے اور مکھی کے بچے زمین میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اس لیے ایسے گرنے والے پھل کو چن کر ضائع کر دینا چاہیے۔ موسم گرما میں مناسب وقت پر آبپاشی کرنا بھی ان کے بچوں کو تلف کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ بالغ مکھی کو کلوروپائری فاس/ ڈپٹریکس سے بھی ختم کیا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ اس کو کنٹرول کرنے کے لیے فیرومون ٹریپس لگانے سے خاطر خواہ فائدہ ہوسکتا ہے۔ فیرومون ٹریپس اکتوبر سے لے کر جنوری، فروری تک کھیت میں لٹکائے رکھیں اور ان میں میتھائل یوجینول کی مقدار ڈالتے رہیں۔ اس کے علاوہ ڈپٹریکس دو گرام فی لیٹر پانی میں ڈال کر اکتوبر میں سپرے کریں۔ بالدار سنڈی پودے کے سبز حصے یعنی پتوں اور شاخوں کو نقصان پہنچاتی ہے اور بیر کی بھونڈی پھل کو خراب کرتی ہے۔ ان کے تدارک کے لیے محکمہ کی سفارشات پر عمل کرنا چاہیے۔ بیماریوں میں صرف پھپھوندی (Fungus) پودے کے پھل کو نقصان پہنچاتی ہے۔ اس کے لیے ٹاپسن ایم 2.0-1.5 گرام فی لٹر پانی میں ملا کر سپرے کرنے سے اسے کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔

پتوں کی سڑن (Alternaria)

یہ بیماری پتوں پر حملہ آور ہوتی ہے۔ اس کی وجہ سے پتوں پر کالے رنگ کے نشانات پڑ جاتے ہیں اور بارش کے موسم میں یہ بیماری پتوں سے پھل پر منتقل ہو جاتی ہے۔ جس سے پھل کی شکل خراب ہو جاتی ہے۔ اس کو پھپھوندی کش زہریں سپرے کر کے کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔ ان زہروں کو بارشوں کے شروع ہونے سے پہلے سپرے کرنا چاہیے۔

اس کے علاوہ اگر باغبان حضرات کو بیر کے بارے میں کسی قسم کی معلومات درکار ہو تو شعبہ اثمار، زرعی یونیورسٹی فیصل آباد سے رابطہ کر سکتے ہیں۔